کورونا سے نجات پانے کے لئے گناہوں سے توبہ کریں!

خطاب

فضیلۃ الشیخ عبدالسلام سلفیؔ حفظہ اللہ

(صوبائی جمعیت اہل حدیث، ممبئی)

[خطاب بتاریخ: ۱۷/شعبان ۱۴۴۱ھ، مطابق: ۱۲/اپریل ۲۰۲۰ء]

تفریغ

الطاف الرحمن ابوالکلام سلفیؔ

صوبائی جمعیت اہل حدیث، ممبئی

کورونا سے نجات پانے کے لئے گناہوں سے توبہ کریں؟

إن الحمد لله، نحمده ونستعينه ونستغفره، وأشهد أن لا اله الا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله۔أما بعد:

محترم قارئین! کورونا وائرس کی اس وباء اور آفت سے تقریبا دنیا کا اکثر حصہ متاثر ہے، دنیا اس کی الگ الگ توجیہات اور اسباب بیان کرتی ہے، لیکن ایمان اور عقیدے کا مسلمان اس وباء اور اس کے علاوہ دیگر بیماریوں کے متعلق یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے اس کی مشیت وارادے کی بنیاد پر نازل ہوتی ہیں۔

اس موقع پر مجھے یہ بات کرنی ہے -جس کے لئے اللہ سے توفیق کا طالب ہوں- کہ مسلمان جب یہ مانتا ہے کہ بیماریاں اور وبائیں اللہ کی طرف سے اس کی مشیت اور ارادے سے آتی ہیں، اور اسی کی مشیت اور فیصلے سے اٹھائی جاتی ہیں، تو مسلمان کہ یہ بڑی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرے، تضرع، عاجزی اور انکساری کرے۔ اور توبہ و استغفار میں شرکیات و بدعات سے پہلے مرحلے میں توبہ کرے، اس لئے کہ امت کے نزدیک یہ متفقہ مسئلہ ہے کہ شرک کے بعد بدعتیں دیگر معاصیات ومنکرات سے زیادہ سنگین اور زیادہ خطرناک ہیں، لہذا جب ہم اس بات پر متفق ہیں کہ بدعات دیگر گناہ کبیرہ میں زیادہ خطرناک ہیں، تو پہلے مرحلہ میں یہ ذمہ

داری بنتی ہے کہ آدمی ان شرکیات و بدعات سے توبہ کرے جن پر علماءِ سنت اور مصلحین امت نے نشاندہی کے ساتھ نکیر فرمائی ہے، کیونکہ بدعتیں یہ ویسے ہی بہت بڑی بلائیں اور مزید یہ موجب بلا بھی ہیں۔

بدعت سب سے بڑی بلا اس وجہ سے ہے کہ یہ دین کی شکل میں دین کے روپ میں چلتی ہے، اس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ دین کے نام پر اس کا رواج ہوتا ہے، لوگ اسے دین، نیکی اور کارِثواب سمجھ کر کرتے ہیں، اس کا ایک اور بڑا نقصان یہ ہے کہ جب قوم اور ملت کہیں بھی کسی بھی بدعت کو جنم دیتی ہے اور سماج میں اس کا فروغ ہوتا ہے، تو اس کی جگہ پر اسی کے مثل سنت اٹھالی جاتی ہے، یہ ڈبل خسارہ ہے۔

بدعت وخرافات وہ چاہے عقیدے میں ہو، یا عبادت میں، وہ چاہے اجتماعیت میں (فرقہ بندی اور تقلید شخصی کے نام پر) ہو، ضروری ہے کہ جن بدعتوں کی نشاندہی اہل علم نے کی ہے اس پر امت سنجیدہ ہو، بالخصوص وہ طبقہ جو کسی بھی وجہ سے دانستہ نادانستہ بدعتوں کی قیادت کرتا ہے؛ وہ مولویوں کا طبقہ ہو، مشائخ کا طبقہ ہو، اور اسی طرح پیری مریدی کے سلسلے میں لگے ہوئے رہنما ہوں، ان کی ذمہ داری ہے کہ ایسی صورت حال میں جب ہمارے سامنے یہ متفقہ مسئلہ ہے کہ یہ بیماریاں اللہ کے حکم سے گناہوں کی وجہ سے آتی ہیں، اور توبہ سے اٹھائی جاتی ہیں، تو ہمیں سب سے پہلے اُن گناہوں سے توبہ کرنا چاہئے جو بڑے گناہ ہیں۔ جیسے: شرک و بدعات اور دیگر بڑے گناہ۔

پہلی امتوں کے متعلق اللہ رب العالمین نے بیان فرمایا ہے کہ ان میں ہم نے رسول بھیجے، لیکن جب لوگ رسولوں کی دعوت؛ دعوتِ توحید کی مخالفت پر آئے، تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب بھیجا، ان پر سزائیں نازل فرمائی، اللہ کا مقصد یہ تھا کہ لوگ اس سے باز آجائیں، لوگ اللہ کی طرف پلٹ آئیں، طاغوت کی بندگی کے بجائے رب العالمین کی بندگی اور اس کی توحید؛ توحیدِ عبادت کریں، لیکن جب لوگوں نے اس سے سبق حاصل نہیں کیا تو ان کی سخت گرفت فرمائی۔

یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے، ہر دور میں، ہر زمانے میں سال بہ سال جاری ہے اور آج بھی اللہ تعالیٰ کی یہ سنّت ہے کہ وہ وبائیں اور بلائیں بھیجتا رہتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ تضرع اختیار کریں، توبہ کریں، طاغوت کی بندگی چھوڑ دیں، شرکیات وبدعات اور منکرات چھوڑ دیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَخَذْنَاهُم بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَ ۝ فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُم بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَٰكِن قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [الأنعام: ۴۲، ۴۳]

اور بلا شبہ ہم نے اور امتوں کی طرف بھی جو کہ آپ سے پہلے گزر چکی ہیں پیغمبر بھیجے تھے، سو ہم نے ان تنگدستی اور بیماری سے پکڑا تا کہ وہ عاجزی سے گڑگڑائیں، سو جب ان کو ہماری سزا پہنچی تھی تو انہوں نے عاجزی کیوں اختیار نہیں کی؟ لیکن ان کے

قلوب سخت ہو گئے اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کے خیال میں آراستہ کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے یہ سچائی کس قدر کھول کر کے بیان کی ہے کہ جب ہماری سزا آئی تو کیوں نہیں لوگوں نے عاجزی اختیار کر کے توبہ و استغفار کیا؟ انہوں نے اپنے دلوں کو نرم کیوں نہیں کیا؟ لیکن جب لوگوں نے اپنے دلوں کی قساوت ختم نہیں کی، دلوں کو اثر قبول کرنے والا نہیں بنایا، اللہ کی طرف رجوع کے اسباب اور طریقے اختیار نہیں کئے، اور اس عمل سے باز نہیں آئے جو ان کے نزدیک شیطان نے مزین کر کے بھلا اور اچھا بنا دیا تھا، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی گرفت فرمائی۔

چنانچہ اللہ تعالی اس طرح مصیبتیں بھیجتا رہا اور بھیجتا رہتا ہے، اور یہ سنت آج بھی جاری ہے تا کہ نصیحت حاصل کرنے والے نصیحت حاصل کریں۔

ہم مسلمان اس بات پر متفق ہیں کہ گناہوں کی وجہ سے مصیبتیں اور بلائیں آتی ہیں، یہ وباء جو آج انسانیت اور ساری دنیا پر مسلط ہے یہ بھی انسان کے گناہوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا ایک ادنیٰ عذاب ہے۔

لہذا جب ہمارا اس پر اتفاق ہے تو ہمیں متفقہ طور پر اس مسئلے میں اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنے میں بھی ترجیحی طور پر بدعات وخرافات سے توبہ کرنا چاہیے۔ اس لئے کہ بدعتیں بھی بلاؤں کے نزول کا ایک سبب ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دور کا واقعہ نقل فرمایا ہے کہ طاعون کی وباء

نازل ہوئی، اور ایک عرصے تک جاری رہی، چنانچہ اس سے بچاؤ کے لئے مسلمانوں نے اس میں بھی بدعتی طریقے استعمال کئے۔آپ رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کی پھر تو وباء اور بڑھ گئی۔اس کے بعد جب لوگوں نے سمجھا کی یہ وباء سے بچنے کا ذریعہ نہیں ہے، تو انہوں نے خالص شریعت کی پیروی کرنے کا عہد کیا اور بدعات سے توبہ کی، تو اللہ تعالی نے ان سے وہ بلاء اٹھالی۔ [دیکھئے: بذل الماعون لابن حجر:۳۲۹، ۳۸۱]

لہذا مسلمانوں کو یہ سمجھنا بہت ضروری ہے کہ بدعتیں گناہوں میں سب سے خطرناک گناہ ہیں، بلکہ یہ وباؤں کے نزول کا سبب ہیں۔

جس طرح طاغوت کی بندگی اللہ کے عذاب کو دعوت دیتی ہے، ویسے ہے بدعات اور دیگر بڑے بڑے گناہ جیسے زنا، چوری، سود خوری وغیرہ جرائم بھی ہیں جن کی وجہ سے نئے نئے طرح کے اور نئی نئی شکلوں کی مصیبتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ پکڑ اس لئے کرتا ہے تاکہ لوگ طاغوت کی بندگی سے پلٹ آئیں، بندگانِ طاغوت بندگانِ رب ہو جائیں، معاصیات و منکرات سے توبہ کریں۔

جب ہم یہ مانتے ہیں کہ سارے گناہوں میں بدعتیں شرک کے بعد سب سے زیادہ خطرناک ہیں تو امت کو اس کی فکر کرنی زیادہ ضروری ہے، کہ وہ بدعتوں کو جانیں اور سمجھیں اور اس سے توبہ کریں۔

آج تو ہمارے سامنے ہمارے علماء نے بدعتوں کا پورا ریکارڈ جمع کر دیا ہے، مہینہ وار

جو بدعتیں عام ہیں علماء نے انہیں مہینہ وار نشان دہی کی ہے۔

بدعت دین میں نئی ایجاد کردہ چیزوں کو کہتے ہیں، امت کا کام یہ ہے کہ ہر وہ کام جس کو وہ نیکی سمجھ کر کے کرتی ہے وہ یہ دیکھے کہ اس کے لیے کوئی صحیح دلیل اور ثبوت موجود ہے کہ نہیں ہے؟

رواجی اعمال اور سماجی سطح پر رائج کسی بھی نیکی کو وہ یہ نا سمجھیں کہ یہ نیکی کا کام ہے، بلکہ دیکھیں کہ آیا اس کے پیچھے دلیل ہے کہ نہیں ہے۔ اپنے مولویوں اور مشائخ سے پوچھیں ، بلکہ مولویوں اور مشائخ کا کام یہ ہے کہ ایسے حالات میں وہ خود آگے بڑھ کر بتائیں۔ اور وہ لوگ جو لوگ بدعتوں کے فروغ میں حصہ دار ہیں، بدعتوں کی وکالت میں تقریریں کرتے ہیں، اس کو ثابت کرنے کی کوششیں کرتے ہیں، ان کو ڈرنا چاہیے کیونکہ اگر انہوں نے اس سے توبہ نہ کی تو وہ ڈبل پکڑ کے شکار ہو سکتے ہیں۔

اس موقع پر اِن چند کلمات کے ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم جانیں کہ ایسے حالات میں جن میں ہم سب مبتلا ہیں، اس میں انسانیت کو طاغوت کی بندگی سے اللہ کی بندگی کی طرف دعوت مقصود ہے، اللہ کی طرف رجوع مقصود ہے، اور اسی طرح امت محمدیہ کے سامنے اس سے اللہ تعالیٰ کا اصل مقصد یہ ہے کہ وہ اپنے گناہوں سے، بالخصوص عقیدے وعبادات کی بدعات سے اور اسی طرح اجتماعی مسئلوں میں رائج بدعتوں سے توبہ کریں۔ اجتماعی مسئلوں میں رائج بدعت سے مراد امت میں فرقہ بندی کی شکل

میں رائج وہ بدعتیں ہیں جو سلف میں موجود نہیں تھیں، حالانکہ آج اسے دین، شریعت اور واجب کا درجہ دے دیا گیا ہے، اس پر بھی امت کو اس حوالے سے غور کرنا چاہیئے کہ جب گناہوں سے توبہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلائیں اور مصیبتیں ٹلتی ہیں، تو امت دیکھے کہ کون سے گناہ زیادہ خطرناک ہیں، کن کن گناہوں کو اسبابِ بلا بتایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسے سمجھنے کی فکر دے۔ اور کورونا وائرس کی یہ وباء جس میں ہم سب اور ساری دنیا، ہمارا وطن عزیز مبتلا ہے، اس میں ہمیں اللہ تعالیٰ اپنی دینی اور امت کی اصل ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق دے۔

دینی بھائیو! اللہ تعالی سے ہم دعا کرتے رہیں، دعا میں مسلمان پیچھے نہ رہے، ایک مسلمان دعا کو قربت الٰہی اور دفع بلا کا ذریعہ سمجھتا ہے۔

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ہے: ’’الدُّعاءَ ينفَعُ ممّا نزَل وممّا لم ينزِلْ فعليكم عبادَ اللهِ بالدُّعاءِ‘‘۔ [سنن الترمذی:۳۵۴۸]

دعائیں نازل شدہ مصیبتوں اور بلاؤں میں فائدہ دیتی ہیں، اور ان مصیبتوں میں بھی فائدہ دیتی ہیں جو اب تک نہیں اتری ہیں، تو اے اللہ کے بندو تم دعاؤں کو لازم پکڑو۔

مسلمان دعا کا اہتمام و التزام اس قدر کرتا ہے کہ جیسے کوئی شخص اگر کسی مصیبت میں مبتلا ہو اور مصیبت ایسی ہو کہ کہیں طوفان میں کشتی میں سوار ہو اور کشتی ٹوٹ کر بکھر جائے،

وہ اس کے کسی تخت کو لے کر اپنی جان بچانے کے لئے چمٹ جائے، اور اس وقت وہ اللہ تعالیٰ سے مدد ہی مدد کا سوال کرے، سلامتی اور بچاؤ کا سوال کرے۔

اہل علم نے یہ مثال دی ہے کہ مومن کی مثال ایسے ہی ہوتی ہے، گویا وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ سے مدد کا سوال کرتا رہتا ہے۔ **اور ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد خالص دعاؤں اور توبہ سے اترتی ہے، تو ہمیں توبہ کے ساتھ دعاؤں کا اہتمام بھی کرنا چاہیے۔**

اللہ تعالی سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالی ہم سب کو اس مناسبت پر اپنے گناہوں کو یاد کرکے، احساس کرکے، فکر دلا کر کے توبہ کی توفیق دے، اللہ تعالی سے رجوع کرنے کی توفیق دے، اللہ تعالی سے ہم ایمان کا سوال کریں اور اِس وقت جو سب سے بڑی بلا بیماری کی شکل میں اور اس کی وجہ سے دیگر مشکلات کی شکل میں انسانیت پر اور امت پر لاحق ہے اس میں اللہ تعالی سے عفو وعافیت کا سوال کریں، **سب سے افضل دعا یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے اور عافیت کا سوال کرے۔**

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان عطا فرمائے، عفو وعافیت عطا فرمائے، اور اس بلا سے جس سے ہم دو چار ہیں اس سے دنیا کو سبق لینے کی توفیق دے اور ہم سب کو اپنی غلطیوں، معصیتوں اور منکرات بالخصوص شرکیات و بدعات سے توبہ کرنے کی توفیق دے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

❁❁❁❁❁